(1962_2_59_68)

19 اپریل 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

سخارام @ باپوصاحب نارائن سناس و دیگر

بنام

مانک چند موتی چند شاہ و دیگر

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، کے سبا راؤ اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

زرعی اراضی۔ مُفر ارع محفوظ، حقوق۔ منسوخ شدہ قانون کے تحت حصول۔ اگر اس طرح کے حقوق متاثر ہوتے ہیں تو۔ بمبئی کرایہ داری ایکٹ، 1939 (بمبئی 29 آف 1939)، جیسا کہ بمبئی کرایہ داری (ترمیمی) ایکٹ، 1946 (بمبئی 26 آف 1946)، دفعہ 3اے (1)۔ بمبئی کرایہ داری اور زرعی زمین ایکٹ، 1948 (بمبئی LXVII آف 1948)، دفعات 31، 88، 89۔

درخواست گزاروں نے بمبئی کرایہ داری ایکٹ، 1939 کی دفعہ 3اے (1) کے تحت مُفر ارع محفوظوں کے حقوق حاصل کیے تھے، جیسا کہ بمبئی کرایہ داری (ترمیمی) ایکٹ، 1946 کے ذریعہ ترمیم کی گئی تھی، اور مُفر ارع محفوظوں کے طور پر ان کے مالکان حقوق میں درج تھے۔ اس قانون کو بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا تھا، جس نے دفعہ 31 کے ذریعہ دفعہ 88 (1) (سی) کے ذریعہ اپنے مقاصد کے لئے 1939 کے ایکٹ کے تحت حاصل کردہ مُفر ارع محفوظ کے حقوق کو تسلیم کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ایکٹ کی مندرجہ بالا دفعات میں سے کچھ بھی پونا شہر اور مضافاتی علاقوں کے میونسپل بورو کی حدود کے اندر اور کچھ فاصلے کے اندر کسی بھی علاقے پر لاگو نہیں ہونا چاہئے۔ اس طرح کے بورو کی حدود کے دو میل کے فاصلے پر، اور دفعہ 89 (2) کے مطابق

''اس ایکٹ میں کچھ بھی نہیں تھا یا اس طرح سے کوئی منسوخی نہیں ہوئی تھی ....

(بی) اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کردہ کے علاوہ، متاثر کرے گا یا اسے متاثر کرنے والا سمجھا جائے گا۔

(i) کوئی بھی حق، عنوان، سود، ذمہ داری یا ذمہ داری جو اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہے، جمع کی گئی ہے یا ادا کی گئی ہے،

یا...

(ii) اس طرح کے کسی بھی حق، عنوان، مفاد، ذمہ داری، یا ذمہ داری یا اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے کی گئی یا کی گئی کسی بھی چیز کے بارے میں کوئی قانونی کارروائی یا مداوا، اور ایسی کسی بھی کارروائی کو جاری رکھا جائے گا اور نمٹا دیا جائے گا، جیسے کہ یہ ایکٹ.................... پاس نہیں کیا گیا تھا۔

متنازعہ اراضی پونا میونسپل بورو کی حدود سے دو میل کے اندر واقع تھیں، یعنی پونا سٹی اور مضافاتی، اور سوال یہ تھا کہ کیا اس منسوخی سے مُفر ارع محفوظوں کے طور پر اپیل کنندگان کے حقوق متاثر ہوئے تھے۔

بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 کی دفعہ 88 کی دفعات مکمل طور پر امکانی ہیں اور ان زمینوں پر لاگو ہوتی ہیں جو دفعہ 88(1) کی شق (اے) سے (ڈی) میں بیان کی گئی ہیں۔ یہ ایکٹ 28 دسمبر 1948 کو نافذ العمل ہوا تھا، اور ضبطی کی نوعیت کا نہیں ہے تا کہ کرایہ دار سے پہلے سے حاصل شدہ مُفر ارع محفوظ کا درجہ چھین لیا جائے۔ اسے.

ایکٹ کی دفعہ 89(2)(بی) واضح طور پر ان حقوق کے تحفظ کا ارادہ رکھتی ہے جو پہلے حاصل کیے گئے تھے یا حاصل کیے گئے تھے :اس کے آغاز اور یہ کہ اس طرح کے حقوق کے بارے میں کسی بھی قانونی کارروائی کو ایکٹ 1939 کے مطابق نمٹا یا جانا تھا۔

ایبٹ بنام منسٹر آف لینڈز، (1895) اے سی 425، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :دیوانی اپیل نمبر 185 آف 1956۔

بمبئی ہائی کورٹ کے 25 نومبر 1954 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1952 کی دوسری اپیل نمبر 1003 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ایچ آر گوکھلے، جے بی داداچنجی، ایس این اینڈلے، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا شامل ہیں۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے سی بی اگروال اور اے جی رتنا پارکھی۔

19 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

چیف جسٹس سنہا۔ اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا واحد سوال یہ ہے کہ کیا مدعا علیہان اور اپیل کنندگان بمبئی کرایہ داری ایکٹ (بمبئی ایکٹ XXIX آف 1939) کے معنی کے اندر "مُفر ارع محفوظ" ہیں (جسے بعد میں مختصر اختصار کی خاطر، 1939 کے ایکٹ کے طور پر حوالہ دیا جائے گا)، جن کے حقوق بمبئی کرایہ داری اور زرعی زمین ایکٹ (1948 کے بمبئی ایکٹ ایل ایکس وی آئی آئی) کے ذریعہ اس ایکٹ کی منسوخی سے متاثر نہیں ہوئے تھے۔ اسے 1948 کا ایکٹ کہا جائے گا)۔ مندرجہ ذیل عدالتوں نے متنازعہ زمینوں پر قبضے کے لئے مدعی کے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ مدعا علیہان "مُفر ارع محفوظوں" کے طور پر ان کے ذریعہ دعوی کردہ تحفظ کے حقدار نہیں تھے۔ یہ اپیل اس عدالت کی طرف سے 4 اپریل 1955 کو دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

اس معاملے کے حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔ جلد ہی بیان کیا گیا ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ 30 اکتوبر 1939 کی لیز کی بنیاد پر، مدعا علیہان نے مدعی سے متنازعہ اراضی کی 10 سال کی مدت کے لئے لیز حاصل کی، جو 30 اکتوبر 1949 کو ختم ہوگئی۔ متنازعہ اراضی پونا بلدیہ کی حدود سے دو میل کے اندر واقع پائی گئی ہیں۔ مکان مالک نے 22 اکتوبر 1948 کو نوٹس دیا اور 30 اکتوبر 1949 سے کرایہ داری ختم کردی۔ چونکہ مدعا علیہان نے زمین خالی نہیں کی تھی، مذکورہ نوٹس کی روشنی میں، مدعی نے 1950 کے سول مقدمہ نمبر 86 میں پونا میں سول جج، جونیئر ڈویژن کی عدالت میں درخواست دائر کی۔ 1939 کا ایکٹ 27 مارچ 1940 کو قانون بن گیا، لیکن اس ایکٹ کا اطلاق پونا کے علاقے میں 11 اپریل 1946 سے ہوا۔ ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت، کرایہ دار کو کسی بھی زمین کے سلسلے میں "مُفر ارع محفوظ" سمجھا جائے گا اگر اس نے جنوری 1938 کے پہلے دن یا جنوری 1945 کے پہلے دن (1946 کے ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ شامل کیا گیا) سے پہلے کم از کم چھ سال کی مدت کے لئے ایسی زمین پر مسلسل

قبضہ کیا ہو اور مذکورہ مدت کے دوران ذاتی طور پر ایسی زمین پر کھیتی کی ہو۔ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بمبئی کرایہ داری (ترمیمی) ایکٹ، 1946 (بمبئی ایکٹ XXVI) کے ذریعہ ترمیم شدہ ایکٹ کے نتیجے میں مدعا علیہان۔ اپیل کنندگان "مُفر ارع محفوظوں" کا درجہ حاصل کرنے کے حقدار بن گئے، اور دفعہ 3اے(1) کے تحت مدعا علیہان کو ایکٹ کے تحت "مُفر ارع محفوظ" سمجھا گیا اور اس طرح ان کے مالکان حقوق میں درج کیے گئے۔ مذکورہ بالا دفعات 3اور 3اے(1) درج ذیل ہیں:

"دفعہ 3۔ کرایہ دار کو کسی بھی زمین کے سلسلے میں مُفر ارع محفوظ سمجھا جائے گا اگر

(اے) انہوں نے اس سے پہلے بھی کم از کم چھ سال کی مدت کے لئے ایسی زمین پر مسلسل قبضہ کیا ہے۔

(i) جنوری 1938 کا پہلا دن یا

(ii) جنوری 1945 کا پہلا دن اور

(بی) مذکورہ مدت کے دوران ذاتی طور پر ایسی زمین پر کھیتی کی ہے۔

3A(1) بمبئی کرایہ داری ترمیمی ایکٹ 1946ء کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت ختم ہونے پر ہر کرایہ دار کو اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے مُفر ارع محفوظ سمجھا جائے گا اور اس طرح کے مُفر ارع محفوظ کے طور پر اس کے حقوق کو ریکارڈ آف رائٹس میں درج کیا جائے گا، بشرطیکہ اس کے مالک مکان نے مذکورہ مدت کے اندر اس مالتدار کو درخواست نہ دی ہو جس کے دائرہ اختیار میں زمین ہے۔ یہ اعلان کرنے کے لئے واقع ہے کہ کرایہ دار مُفر ارع محفوظ نہیں ہے".

مذکورہ بالا دفعہ 3اے(1) کے تحت، 1946 کے ترمیمی ایکٹ کے آغاز کی تاریخ کے ایک سال کے اندر مالک مکان کے لئے یہ کھلا تھا کہ وہ یہ اعلان کرنے کے لئے ایم این ایل اے کو درخواست دے کہ کرایہ دار مُفر ارع محفوظ" نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ایسی کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ 8 نومبر 1946 سے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کے نتیجے میں، یعنی 1946 کے ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ — مدعا علیہان کو مُفر ارع محفوظ" سمجھا گیا تھا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ انہیں اس طرح ریکارڈ کیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 4، جس سے ہمیں موجودہ معاملے میں کوئی سروکار نہیں ہے، نے کرایہ داروں کے قبضے کی بازیابی کے لئے مزید اہتمام کیے ہیں، جنہیں اس دفعہ میں بیان کردہ حالات میں ان کی ہولڈنگز سے بے دخل کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا، اس قانون کی شرائط کے مطابق، اس کا مقصد صوبہ بمبئی کے کچھ علاقوں میں

کرایہ داروں کے تحفظ کے لیے تھا (جیسا کہ اس وقت تھا)۔ اگر بعد میں کچھ نہ ہوا ہوتا تو مدعا علیہان کو "مُفر ارع محفوظوں" کا درجہ حاصل ہوتا اور کرایہ داری قانون کی دفعات کے علاوہ انہیں ان کے حصص سے بے دخل نہیں کیا جاسکتا تھا۔لیکن 1939 کے ایکٹ کی جگہ 1948 کے ایکٹ نے لے لی۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا 1948 کے ایکٹ نے مدعا علیہ کی "مُفر ارع محفوظوں" کی حیثیت کو ختم کر دیا تھا۔ اس سوال کا تعین کرنے کے لئے ،ہمیں فطری طور پر بعد کے ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا جائزہ لینا ہوگا،

1956 کے بمبئی ایکٹ 13 میں ترمیم سے پہلے دفعہ 2 کی شق (14) کے تحت 1948 کے ایکٹ میں کہا گیا ہے کہ"مُفر ارع محفوظ سے مراد وہ شخص ہے جسے دفعہ 31 کے تحت مُفر ارع محفوظ تسلیم کیا گیا ہے"۔دفعہ 31 درج ذیل ہے:

"اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے، کسی شخص کو مُفر ارع محفوظ کے طور پر تسلیم کیا جائے گا اگر ایسے شخص کو بامبے کرایہ داری ایکٹ، 1939 کی دفعہ 3، 3اے یا 4 کے تحت مُفر ارع محفوظ سمجھا گیا ہے۔ مکان مالک اور مدعا علیہ کی جانب سے اٹھائے گئے دلائل سے نمٹتے ہوئے دفعہ 31 کی طاقت اور اثر پر بعد میں تبادلہ خیال کرنا ہوگا۔ 1948 کے ایکٹ کی اگلی متعلقہ دفعات دفعہ 88(1)(سی) کی ہیں جس میں کہا گیا ہے:

"اس ایکٹ کی مندرجہ بالا دفعات میں سے کچھ بھی لاگو نہیں ہوگا:

....

....

(سی) گریٹر بمبئی کی حدود کے اندر اور پونا سٹی اور مضافات، احمد آباد، شولاپور، سورت اور ہبلی کے میونسپل بورو کی حدود کے اندر اور اس طرح کے بورو کی حدود سے دو میل کے فاصلے کے اندر؛ یا......".

جیسا کہ پہلے ہی مشاہدہ کیا جا چکا ہے، موجودہ تنازعہ میں متنازعہ اراضی پونا میونسپل بورو کی حدود سے دو میل کے اندر واقع پائی گئی ہیں، جسے، اس معاملے کے مقصد کے لئے "بورو آف پونا سٹی اینڈ سبربن" کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ مدعا علیہ کی جانب سے دلیل دی گئی ہے کہ بعد کے ایکٹ کے تحت متنازعہ اراضی ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہیں اور اس لیے مدعا علیہان اور اپیل گزار "مُفر ارع محفوظوں" کی حیثیت کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ درخواست گزاروں نے دفعہ 89 کی دفعات کے حوالہ سے اس دلیل کا جواب دیا ہے، جواب طے کیا جاسکتا ہے (جہاں تک وہ اس آسانی کے مقصد کے لئے ضروری ہیں):

دفعہ"89(1) شیڈول میں بیان کردہ قانون سازی کو اس حد تک منسوخ کر دیا جاتا ہے جس حد

تک اس کے چوتھے کالم میں ذکر کیا گیا ہے۔

(2) لیکن اس ایکٹ یا کسی بھی منسوخی میں کچھ بھی اس طرح اثر انداز نہیں ہوا۔

(بی) اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کردہ کے علاوہ، متاثر کرے گا یا اسے متاثر کرنے والا سمجھا جائے گا،

(i) کوئی بھی حق، عنوان، سود، ذمہ داری یا ذمہ داری جو اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ہی حاصل کی گئی ہو، حاصل کی گئی ہو یا ادا کی گئی ہو، یا

(ii) اس طرح کے کسی بھی حق، عنوان، مفاد، ذمہ داری، یا ذمہ داری یا اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے کی گئی یا کی گئی کسی بھی چیز کے بارے میں کوئی قانونی کارروائی یا مداوا، اور ایسی کسی بھی کارروائی کو جاری رکھا جائے گا اور نمٹا دیا جائے گا، جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں کیا گیا تھا..."

درخواست گزاروں کی جانب سے دلیل دی گئی ہے کہ شیڈول کے ساتھ پڑھے گئے دفعہ 89 کو منسوخ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایکٹ 1939 کی پوری دفعہ 3، 3اے اور 4 کو کچھ تبدیلیوں کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے، جو موجودہ مقصد سے متعلق نہیں ہیں۔ اور یہ کہ دفعہ 89 کی ذیلی دفعہ 2(بی) میں درخواست گزاروں کے ''مُفر ارع محفوظوں'' کے حقوق کو بچایا گیا ہے کیونکہ یہ حقوق 1939 کے ایکٹ کے تحت انہیں پہلے ہی مل چکے تھے۔ لیکن مدعی اور مدعا علیہ کے وکیل نے اس دلیل کی تین بنیادوں پر تردید کی ہے، یعنی (1) دفعہ 88 واضح طور پر کہتی ہے کہ بعد کے ایکٹ کی دفعہ 1 سے 87 کا اطلاق پونا شہر اور مضافاتی علاقوں کے میونسپل بورو میں اور اس طرح کے بورو کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر واقع اراضی پر نہیں ہوگا۔ (2) دفعہ 89 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (بی) کے ذریعہ جو کچھ بچایا گیا ہے وہ ہر حق نہیں ہے بلکہ صرف ان حقوق کا حق ہے جو اصل میں استعمال اور تسلیم کیے گئے تھے۔ اور (3) دفعہ 89 (2) (بی) میں شامل بچت کی شق کی شرائط بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 7 سے مماثلت نہیں رکھتی ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا شق (بی) صرف اس طرح کی کارروائیوں کو جاری رکھنے اور نمٹانے کی بات کرتی ہے، اس طرح کی کارروائی کے ادارے کا حوالہ دیئے بغیر۔

درخواست گزاروں کی جانب سے دلائل یہ ہیں کہ دفعہ 88 میں بیان کردہ مخصوص اراضی سے مُفر ارع محفوظ'' کا درجہ چھیننا صرف متوقع ہے اور ماضی سے نہیں، جبکہ مدعا علیہ کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ منسوخی سابقہ اثر کے ساتھ کی گئی تھی اور صرف اتنا ہی بچایا گیا تھا جو دفعہ 89(2) کی شق (بی) کی شرائط کے تحت براہ راست آئے گا۔ اور یہ کہ درخواست گزاروں کے ذریعہ دعوی کیا گیا حق واضح الفاظ

میں دفعہ 88 کے ذریعہ چھین لیا گیا تھا۔

دوسری بنیاد پر مبنی استدلال کو شروع میں ہی نمٹایا جاسکتا ہے تا کہ دفعہ 88اور 89 کے اثرات پر مزید غور وخوض کے لئے زمین کو صاف کیا جاسکے، جس پر پورا معاملہ منحصر ہے۔ مدعی اور مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے ایبٹ بنام منسٹر آف لینڈس ((1895) 425، 431) کے معاملے میں لارڈ چانسلر کے مندرجہ ذیل مشاہدات پر بھر پور انحصار کیا۔

انہوں نے کہا، وہ سمجھتے ہیں کہ کمیونٹی کے ممبروں یا ان کے کسی بھی طبقے میں موجود محض یہ حق (اسے مناسب طور پر نام نہاد سمجھ کر) موجود ہے کہ وہ قانون سازی کا فائدہ اٹھائے بغیر، اس حق سے فائدہ اٹھانے کے لیے کسی فرد کی طرف سے کیے گئے کسی اقدام کے بغیر، مناسب طریقے سے نہیں ہوسکتا۔ قانون سازی کے معنی کے اندر ایک" حاصل کردہ حق" سمجھا جاتا ہے۔

دلیل یہ ہے کہ مدعا علیہان اور اپیل کنندگان 1939 کے ایکٹ کے تحت حاصل کردہ حق کے طور پر مُفر ارع محفوظوں کی حیثیت کا دعویٰ کرسکیں، انہیں اس حق کو نافذ کرنے کے لئے کچھ اقدامات کرنے چاہئیں تھے اور متعلقہ حکام سے ان حقوق کا اعلان کروانا چاہئے تھا، اور چونکہ اپیل کنندگان کی طرف سے ایسا کوئی قدم قبول نہیں کیا گیا تھا، وہ یہ دعویٰ نہیں کرسکتے تھے کہ ان کا ''حق'' ہے جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں، اس بحث میں کوئی بنیاد نہیں ہے. مذکورہ بالا مشاہدات، جو لارڈ چانسلر نے پورے احترام کے ساتھ کیے ہیں، مکمل طور پر درست ہیں، لیکن اس قانون کے تناظر میں کیے گئے ہیں جس کے تحت یہ تنازعہ پیدا ہوا تھا۔ اس معاملے میں، درخواست گزار نے کراؤن لینڈز ایلیگیشن ایکٹ، 1861 کے تحت کچھ اراضی کی فیس سادہ میں گرانٹ حاصل کی تھی۔ اصل گرانٹ کی بنیاد پر، وہ دعویٰ کرنے کا حقدار ہوتا۔ اضافی علاقوں کا تصفیہ، اگر وہ قانون کی متعلقہ دفعات میں طے کردہ کچھ شرائط کو پورا کرتا ہے. اصل بستی کو یہ حق حاصل تھا کہ اگر وہ چاہے تو ان شرائط کو پورا کرنے پر اضافی بستیوں کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ ان کے پاس کراؤن لینڈز ایلیگیشن ایکٹ، 1861 کی دفعات کے تحت اضافی اراضی کے حصول کے حقوق تھے، لیکن کراؤن لینڈز ایکٹ 1884 نے پچھلے ایکٹ کو منسوخ کردیا، جو ایک بچت کی شق سے مشروط ہے کہ منسوخ شدہ قانون سازی کی وجہ سے حاصل ہونے والے تمام حقوق، اس کے سلسلے میں منسوخی ایکٹ کی کسی بھی واضح شق سے مشروط ہوں گے، اس طرح کی منسوخی سے متاثر نہیں ہوں گے۔ درخواست گزاروں کی یہ دلیل کہ منسوخ شدہ قانون کی بچت کی شق کے تحت انہیں اضافی مشروط خریداری کرنے کا حق حاصل ہے اور یہ 1884 کے منسوخی ایکٹ میں شامل بچت کی شق کے معنی میں ''حاصل کردہ حق'' ہے،

پریوی کونسل نے منفی قرار دیا تھا۔لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ جس سیاق وسباق میں مدعاعلیہ نے مشاہدات پر بھروسہ کیا تھا، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، وہ موجودہ تنازعہ کے سیاق وسباق سے بالکل مختلف ہے۔ یہ فیصلہ صرف اس تجویز کا اختیار ہے کہ منسوخ شدہ قانون کی دفعات سے فائدہ اٹھانے کا محض حق، جو منسوخ کیے جانے والے قانون کی دفعات سے فائدہ اٹھانے کا موجود ہے، عام بچت کی شق کے معنی میں "حاصل کردہ حق"، نہیں ہے، اس فیصلے میں، پریوی کونسل کے ان کے لارڈ شپ نے یہ فرض کیا کہ اصل گرانٹ دینے والے کا فوری حق ایک حق ہے لیکن یہ منسوخ شدہ قانون کے معنی کے اندر "حاصل کردہ حق"، نہیں تھا۔ اس کو جمع نہیں کیا گیا تھا کیونکہ اصل گرانٹ لینے والے کو اضافی خریداری کرنے کے لئے دیا گیا اختیار منسوخی سے پہلے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، جس حق کو استعمال کرنے کی کوشش کی گئی تھی، وہ منسوخی ایکٹ کی تاریخ تک موجود نہیں تھا، جس نے ان حقوق کو محدود کر دیا تھا۔ اس معاملے میں ،مُفر ارع محفوظ"، کا حق اپیل کنندگان کو مل گیا تھا جبکہ 1939 کا ایکٹ ابھی بھی نافذ تھا، ان کی طرف سے کوئی کارروائی ضروری نہیں تھی۔ اس حق کو سرکاری حکام نے ریکارڈ آف رائٹس میں متعلقہ اندراج کر کے تسلیم کیا تھا، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ دوسری طرف، جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا ہے، ایکٹ 1939 کی دفعہ 3اے(1) نے مکان مالک – مدعاعلیہ کو یہ حق دیا تھا کہ وہ مالتدار کی طرف سے ضروری اعلان کرنے کے لئے کارروائی کرے کہ کرایہ دار نے مُفر ارع محفوظ" کا درجہ حاصل نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں کی۔ لہٰذا، یہ واضح ہے کہ جہاں تک اپیل کنندگان کا تعلق ہے، 1939 کے ایکٹ کے تحت سرکاری حکام نے "مُفر ارع محفوظوں" کے طور پر ان کی حیثیت کو تسلیم کیا تھا، اور انہیں 1948 کے ایکٹ کی دفعہ 89(2) کی شق (بی) میں "حاصل کردہ حق" کے اظہار کے اندر اپنے کیس کو لانے کے لئے مزید کچھ نہیں کرنا پڑا تھا۔

یہ ماننے کے بعد کہ اپیل کنندگان کے دعوے کے خلاف حملے کی دوسری بنیاد قانون کے مطابق نہیں ہے، اب اس بات پر غور کرنا باقی ہے کہ آیا دفعہ 88 میں دفعہ 89(2)(بی) کے معنی کے اندر، اپیل کنندگان کے حق کو چھیننے والی ایک واضح شق ہے، دفعہ 88 اور 89 کی شرائط کی حمایت کرتی ہے۔ اس سلسلے میں مدعاعلیہ کی جانب سے نشاندہی کی گئی کہ دفعہ 88(1) کے مطابق 1948 کے ایکٹ کی دفعہ 1 سے 87 کا اطلاق متنازعہ اراضی کی صورتحال والی اراضی پر نہیں ہوگا۔ اور اس دلیل کی حمایت میں دفعہ 31 پر مزید دباؤ ڈالا گیا ہے۔ دفعہ 31 کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے، اور اس کا آغاز" اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے" کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ "مُفر ارع محفوظ" کے حقوق اور ذمہ داریوں سے متعلق ایکٹ

1948 کی دفعات 1939 کے ایکٹ کے تحت وہی نہیں ہیں۔ لہٰذا، اگرچہ 1939 کے پہلے ایکٹ کی دفعات 3، 3-اے اور 4 کی دفعات کو بعد کے ایکٹ نے اپنایا ہے، لیکن بعد کے ایکٹ کے تناظر میں ایسا کیا گیا ہے، جس سے "مُنفر ارع محفوظوں" کو زیادہ سے زیادہ سہولیات اور بڑے حقوق حاصل ہوئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں دفعہ 31 کو سابقہ قانون کی دفعہ 3، 3-اے اور 4 میں شامل حقوق کو ختم کرنے کے لئے نافذ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس نام کا اطلاق ایکٹ 1948 کے تحت دیئے گئے بڑے حقوق پر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ دفعہ 88 کی دفعات مکمل طور پر متوقع ہیں۔ ان کا اطلاق دفعہ 88(1) کی شق (اے) سے (ڈی) تک کی تفصیلات والی اراضی پر ہوتا ہے جس تاریخ سے یہ ایکٹ نافذ ہوا، یعنی 28 دسمبر 1948 سے۔ وہ کسی بھی معنی میں ضبطی کردار کے حامل نہیں ہیں۔ وہ "مُنفر ارع محفوظوں" کا درجہ حاصل کرنے والے کرایہ داروں کو جو کچھ پہلے ہی حاصل کر چکے تھے اسے چھیننے کا ارادہ ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ دوسری طرف، دفعہ 89(2)(بی)، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، واضح طور پر ایسے حقوق کے تحفظ کا ارادہ ظاہر کرتا ہے جو منسوخی ایکٹ کے آغاز سے پہلے حاصل کیے گئے تھے یا حاصل کیے گئے تھے۔ لیکن مدعا علیہ کی جانب سے حملے کے گراؤنڈ 3 میں مزید دلیل دی گئی ہے کہ دفعہ 89(2) کی شق (بی) کی ذیلی شق (2) اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ مقننہ بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 7 کی دفعات کو مکمل طور پر دوبارہ نافذ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ یہ استدلال لفظ "جاری رکھنے اور نمٹانے" سے پہلے لفظ "قائم" کی عدم موجودگی پر مبنی ہے۔ ہماری رائے میں اس بحث کے کئی جوابات ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ذیلی شق (i) دفعہ 89(2) کی شق (بی) کی ذیلی شق (ii) سے آزاد ہے۔ لہٰذا ذیلی شق (2)، جس میں زیر التوا قانونی چارہ جوئی کا حوالہ ہے، ذیلی شق (1) میں استعمال ہونے والے الفاظ کی قانونی اہمیت اور دائرہ کار کو کم نہیں کر سکتی، ذیلی شق (2) میں کارروائی کے فورم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، چاہے سول کورٹ یا ریونیو کورٹ کے پاس منسوخ شدہ قانون کے تحت کی جانے والی کارروائی وں کا احاطہ ہو۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ذیلی شق (1) میں "حاصل کردہ حق" کا لفظ اپیل کنندگان کے ذریعہ دعوی کردہ "مُنفر ارع محفوظوں" کے حقوق کو خارج نہیں کرتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح طے شدہ ہے کہ جہاں قانون کے تحت کوئی حق تسلیم شدہ ہے، وہاں اس کا ایک حل موجود ہے، اور، لہذا، کسی خاص حق کو نافذ کرنے کے لئے مخصوص فورم کی نشاندہی کرنے والی کسی خاص دفعات کی عدم موجودگی میں، ملک کا عام قانون فطری طور پر اپنا کام کرے گا. اس سلسلے میں ہائی کورٹ کے مشاہدات کا حوالہ دینا مناسب ہے کہ "اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ دفعہ 88(1) کے نفاذ کے بعد بھی مُنفر ارع محفوظ" کی حیثیت سے حق مدعا علیہان کے پاس ہی رہا ہے،

تب بھی مدعی کے خلاف اس کے نفاذ میں اس حق کو گمراہ کن سمجھا جانا چاہیے۔ ہماری رائے میں، یہ مشاہدات اچھی طرح سے قائم نہیں ہیں. عدالتیں کسی حق کو قبول کرنے اور پھر اسے گمراہ کن سمجھنے میں بہت سست روی کا مظاہرہ کریں گی، کیونکہ کسی خاص فورم کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ آخر میں، مذکورہ بالا ذیلی شق (ii) کی دفعات کا قانونی اثر صرف یہ ہے کہ مدعا علیہان کے ذریعہ دعوی کردہ حق کے بارے میں کوئی بھی قانونی کارروائی جاری رکھی جائے گی اور اسے اس طرح نمٹا دیا جائے گا جیسے 1948 کا ایکٹ منظور نہیں کیا گیا تھا۔ موجودہ قانونی چارہ جوئی میں ان الفاظ کا اطلاق کرتے ہوئے، یہ نتیجہ واضح ہے کہ اس تنازعہ کو منسوخ شدہ قانون کی دفعات کے حوالے سے حل کرنا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری رائے میں مقننہ کا ارادہ یہ تھا کہ اب ہم جس قانونی چارہ جوئی سے نمٹ رہے ہیں اسے 1939 کے منسوخ شدہ قانون کے مطابق نمٹا دیا جائے۔ ہمارے سامنے اس بات پر اختلاف نہیں کیا گیا کہ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو اس مقدمے کا صرف ایک ہی جواب ہے، یعنی اسے قیمت کے ساتھ خارج کر دیا جائے۔ اس کے مطابق، ہم مدعا علیہان کے اپیل کنندگان کو تمام اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document